منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم ۔ باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ ؎ توریت بلا توریہ انجیل بتجمیل ۔ گویان صفت و سیرت مہر و محمدؐ

منشور محمدی کا فرمان | جاری رہی تا بہ ختم دوران | شایع رہی با ہزار تزئین | آئین الٰہی آئین

نمبر ۱۶ | مطبوعہ ۵ جمادی الآخر سنہ ۱۳۰۲ ہجری | جلد ۱۴

مثنوی

چکیدۂ قلم صداقت جناب منشی سید عبد الحی صاحب سبزواری ادام مجدہم

ہی پاک ہر ایک عیب سے تو — سبحانک لاشریک یا ہو
تجھ کو نہین زن ہے اور نہ فرزند — ما بناپ نہین تجھے خداوند
عابد ہین تمام تو ہی معبود — ساجد ہین تمام تو ہی مسجود
تسبیح مین تیری ہی ہر اک شی — ہر دل مین تری جگہ نہان ہے
احسان ترا ہی کیا فراوان — منت کو ترے نہین ہے پایان
اللہ رحمان رحیم ہے تو — حادث سب اور قدیم ہے تو
جب مہر کی تیری اک نظر ہو — نار نمرود سرد تر ہو
قہاری پہ اپنے جب تو آوے — پانی سے آگ مین لگا دے
تیری رحمت جو جوش پر آوے — ابر رحمت خروش پر آوے
جب فضل ہوا جہانپہ تیرا — محبوب کو اپنے تو نے بھیجا
وہ کون ہے باعث دو عالم — سرور جہان شفیع اکرم
سرچشمۂ رحمت الٰہی — خورشید چرخ رہنمائی
محبوب خدا خدا کی رحمت — زینت وہ مسند نبوت
مقبول جناب رب داور — بے سایہ تھا جسکا جسم اطہر

سررفتر امین محمدؐ — سردار اصفیا محمدؐ
اللہ کا ہو سلام اوسپر — اوسکے اصحاب پر مقرر
بعد اس کے اے ناظرین منشور — اے پاک دلان بذل معمور
سنئے کہ یہ دین کا ہے پرچا — دین حق کا ہے اس سے چرچا
منشور محمدی یہی ہے — توقیع سرمدی یہی ہے
بیدینون کو اس سے ہے ہدایت — دیندارون کو ہی فروغ ملت
اسپر گذرا ہی تیرہوان سال — ہی چودہوان سال اسکو فی الحال
رکھتا ہے یہ رخ نگارین — شرمندہ ہی جس سے ماہ و پروین
صورت پر اس کے یہ جوانی — دیتی ہے لطف زندگانی
ہر ایک ورق ہے کاغذ زر — کیا کاغذ زر کہ ماہ انور
ہر سطر مین اس کے نور دین ہے — جو نقطہ ہے نکتۂ یقین ہے
حرفون مین بہری ہے کب سیاہی — ہے چشم پری کی روشنائی
ایسا اجنار صدق آثار — ہے تمسے شیوع کا طلبگار
چمکاتا ہے یہ جمال اپنا — ہر عشرے مین کمال اپنا
ہے پانچ روپیہ قیمت سال — کیا چیز ہے اسکے روبرو مال
امید ہے صاحبان ہمت — قیمت دیوین گے سب بطاقت

ہی دل ہے دعاے سبز داری
حق اسکو رکھے ہمیشہ جاری

رسید زر

مہتمم ممنون ومشکور ہے ان عنایت فرماؤن کا جنہون نے ازراہ حمیت دینی ارسال قیمت اخبار سے امداد مبلغ فرمایا۔

جناب قاضی محمد رضی الاسلام صاحب پالی پتی	۵	روپیہ
جناب چودہری پیر بخش صاحب پنواری - پہلور	۱۵	"
جناب محمد اسماعیل صاحب ساکن اکولا	۱۵	"
جناب سید محمد عماد الدین صاحب رفاعی بمبئی	۱۵	"
جناب محمد دین صاحب ساکن رتنگ	۱۵	"
جناب شیخ محی الدین صاحب ہڈ کنسٹبل کینانور	۵	"
جناب ڈاکٹر کرامت اللہ خان صاحب گورکھپور	۵	"
جناب نصیر الدین احمد صاحب گولاگہات	۵	"
جناب منشی عبد المجید صاحب انکنا ضلع کانپور	۳	"
جناب نواب میر علی مراد خانصاحب گلورتہ بتوسط منشی عبد الرحیم صاحب بنگلوری	۵	"
جناب مولوی عزت اللہ صاحب بنارس	۱۵	"
جناب میر انور علیصاحب سکرٹری کتب خانہ اسلامیہ سکندرآباد	۱۵	"
جناب احمد علی صاحب سوداگر غلہ پہر سانار	۵	"
جناب محمد رمضان صاحب عظیم آباد	۸	"
جناب مولوی علی محمد صاحب مدرس - جہنگ	۱۵	"
جناب منشی عبد الحمید صاحب جلپائی گودی	۱۵	"
جناب محمود میان صاحب - بمبئی	۷	"
جناب محمد حمید اللہ خانصاحب سکرٹری انجمن پونہ مارس سرور مہاونے	۱۵	"
جناب عبد الصمد خانصاحب بہادر حیدرآباد	۱۵	۸
جناب شیخ رمضان خانصاحب نیو ڈاکٹر گولاگہات برکا بین بی راسنت	۵	"
جناب منشی محمد حسین صاحب ولید کمپ	۱۵	"
جناب منشی سید علیم الدین صاحب جیجو تگر ضلع گورکھپور	۵	"
جناب مولوی غلام محمد صاحب مدرس جہنگ پنجاب	۷	۴
جناب مولوی ابو احمد شاہ صاحب حالنہ	۵	"
جناب احمد قاسم صاحب عرف پنیل ساکن اندیر	۱۵	۸
جناب سید حسین صاحب تحصیلدار گہراگدہ	۵	"

اشتہار تکمیل الادیان باحکام القرآن ملقب بہ آئینۂ اسلام

مشورہ

طالبان حق کو مژدہ ہو کہ یہ کتاب لاجواب بخط دانہ کاغذ عمدہ چھپ کر تیار ہوگئی ہے اس کتاب کے عالی مضمون ہدایت مشحون گم گشتگان راہ کے لئے عمدہ رہنما اور مسلمانون کے لئے جلاے ایمان ہین یہ ایک حصہ ہے جواب باصواب پادری صفور علیصاحب کے نیاز نامہ کا اون کے اوہام اور شکوک کو دلائل قاطعہ سے رد کیا ہے اس عمدہ کتاب مین صرف اسلام کی خوبی اور حقیقت ہی کو نہین دکھایا ہے بلکہ مستحکم دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کو مذہب موسوی اور عیسوی سے درجہا فوقیت ہے اہل اسلام کو چاہیے کہ اس گوہر گرانمایہ کو ہاتھون ہاتھ لین تاکہ پاک اور سچے مذہب اسلام کی خوبیون سے واقف ہون اور خلاف باتون مین نہ آئین قیمت اس کتاب ۸ ر ہے۔ سوائے اسکے نسخہ مراۃ الیقین لاغلاط ہدایت المسلمین بھی موجود ہے جس سے پادری عماد الدین صاحب کی حقیقت واقعی اور پوری قلعی کھل جاتی ہے اس کی قیمت معہ محصول اڈھائی آنہ ہے جو صاحب چاہین قیمت پیشگی بھیجکر طلب فرماوین اشخاص ذیل سے مل سکتی ہین فقط۔

محمد ابراہیم کانپور احاطہ کمال خان مسجد دلالے
منشی محمد رحمت اللہ صاحب تاجر کتب کانپور محلہ چھپلی بازار

المشتہر

نصر الدین ناظر عدالت دیوانی کانپور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد افضل الرسل و خاتم النبیین

اشتہار

کتاب براہین احمدیہ جس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مؤلف نے ملہم و مامور ہو کر لغرض اصلاح و تجدید دین تالیف کیا ہے جس کے سمانہ دس ہزار روپیہ کا اشتہار ہے جسکا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ دنیا میں منجانب اللہ اور سچا مذہب جس کے ذریعہ سے انسان خدا تعالیٰ کو ہر ایک عیب اور نقص سے بری سمجھ کر اوس کی تمام پاک اور کامل صفتوں پر دلی یقین سے ایمان لاتا ہے وہ فقط اسلام ہے جس میں سچائی کی برکتیں آفتاب کیطرح چمک رہی ہیں اور صداقت کی روشنی دن کی طرح ظاہر ہو رہی ہے اور دوسرے تمام مذہب ایسے بدیہی البطلان ہیں کہ نہ عقلی تحقیقات سے ان کے اصول صحیح اور درست ثابت ہوتے ہیں اور نہ اوپر چلنے سے ایک ذرہ روحانی برکت و قبولیت الٰہی مل سکتی ہے بلکہ ان کی پابندی سے انسان نہایت درجہ کا کور باطن اور سیہ دل ہو جاتا ہے جس کی شقاوت پر اسی جہان میں نشانیاں پیدا ہو جاتے ہیں۔

اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے (اول) تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان و شوکت و قدر منزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلایل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار دیا ہوا ہے اگر کوئی چاہے تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرالے۔ (دوم) ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ پس امر دوم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جاوے تین قسم کے نشان ثابت کر کے دکھائے ہیں اول وہ نشان کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مخالفین نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے جن کو مولف یعنے اس خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلیٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص و ممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دایمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہیں جنکو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک عام و خاص پر کھول دیا ہے اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی باقی نہیں رکھا۔ سوم وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص متبع کو بطور وراثت ملتے ہیں جن سے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھلایا ہے کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوئے ہیں اور جن کی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریون وغیرہ سے) بشہادت رویت گواہ ہیں کتاب

موصوف مین درج کئے ہین اور مصنف کو اسبات کا
بہی علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی
طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے
مشابہ ہین اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت
ومشابہت ہے اور اس کو خواص انبیاء ورسل سے
نمونہ پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل
الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بہتون پر اکابر
اولیا سے فضیلت دیگئی ہے کہ جو اس سے پہلے گذر چکے
ہین اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت
وبرکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بعد و
حرمان ہے یہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے
پڑہنے سے کہ جو منجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۷ جزو کے
چھپ چکے ہین ظاہر ہوتے ہین اور طالب حق کے
لئے خود مصنف پوری پوری تسلی وتشفی کرنے کو
ہر وقت مستعد اور حاضر ہے وذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء ولا فخر والسلام علی من اتبع الہدیٰ
اور اگر اس اشتہار کے بعد بہی کوئی شخص سچا
طالب بنکر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دلی صدق
سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اوسپر اتمام حجت
ہے جسکا خدا تعالیٰ کے روبرو اوس کو جواب دینا
پڑیگا بالآخر اس اشتہار کو اس دعا پر ختم کیا جاتا
ہے کہ اے خداوند کریم تمام قومون کے مستعد دلون
کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے کامل و
مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لائین اور

اوس کے حکمون پر چلین تا ان تمام برکتون اور
سعادتون اور حقیقی خوشحالیون سے متمتع ہوون
کہ جو سچے مسلمان کو دونون جہان مین ملتی ہین
اور اس جاودانی نجات اور حیات سے بہرہ ور
ہون کہ جو نہ صرف عقبیٰ مین حاصل ہوسکتی ہے بلکہ
سچے راست باز اس دنیا مین اوس کو پاتے ہین
بالخصوص قوم انگریز جنہون نے ابہی تک اس
آفتاب صداقت سے کچہ روشنی حاصل نہین کی
اور جن کی شائستہ اور مہذب اور رحم گورنمنٹ
نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاملات سے
ممنون کرکے اسبات کے لئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم
ان کے دنیا و دین کے لئے دلی جوش سے بہبودی
وسلامتی چاہین تا ان کے گورے وسپید مونہ جس
طرح دنیا مین خوبصورت ہین آخرت مین بہی نورانی
ومنور رہون۔ فنسئل اللہ تعالیٰ خیر ہم فی الدنیا
والآخرہ اللہم اہدہم وایدہم بروح منک واجعل
لہم خطا کثیرا فی دینک واجذبہم بحبلک وقوتک
لیومنو بکتابک ورسولک ویدخلو فی دین اللہ
افواجا آمین ثم آمین والحمد للہ رب العالمین۔

المشتہر

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ضلع
گورداسپور ملک پنجاب

حامی دین احمدی مہتمم اخبار منشور محمدی زید اللہ لطفکم
پس از سلام مسنون الاسلام مدعا یہ ہے کہ نیاز مند

بتقریب دورہ بمقام سیتاپور متعلقہ ملک اودھ
سے پہونچا تو دیکھا کہ پادری ہیس صاحب یورپین
منادی کرتے ہین اور بڑے زور و شور سے اہل
اسلام کو یہ الزام دیرہے ہین کہ پیغمبر اسلام نے اہل
اسلام کو متوقع کیا ہے کہ مومنین کو اللہ تعالیٰ
جنت یعنے بہشت مین تیس ۳۰ حوراۃ گوان چہاریں
والے دیگا تو کیا وہ بہشت طوائفونکا جنگل ہے تمت
کلامہ راقم نے جواب دیا کہ جس کو سنکر سامعین نہایت
محظوظ ہوے اور پادری صاحب نے فرمایا کہ آپ اس
مضمون کو تحریر کرکے ہمارے پاس بنگلہ پر بھیجدیجئے
ہم جواب اسکا دیونگے بندہ نے مضمون مندرجہ
تحت تحریر کرکے پادری صاحب کے خدمت مین روانہ
کیا اور اطلاع کردی کہ اندر میعاد دو یوم جواب
مرحمت ہو چونکہ میعاد مہینہ سے چار یوم اور زیادہ
منقضی ہوگئے اور پادریصاحب نے جواب نہین دیا
لہذا واسطے اطلاع برادران اسلام و نیز حضرات پیو اور
ملک ہندوستان کے آپ کی خدمت بابرکت مین مین
بھیجتی ہون کہ براہ ہمدردی قومی کے اپنے اخبار درر بار
کے کسی گوشہ مین جگہ دیکر راقم کو ممنون منت فرمائے

زیادہ نیاز - راقم خیر خواہ اسلام

جواب مضمون

جناب پادری صاحب آپنے واسطے اثبات دعوے
کے کوئی حدیث بیان نفرمائے اس وجہ سے مین گذارش
کرتا ہون کہ دعوی بلا دلیل قابل سماعت نہین
چونکہ آپ نے عام مومنین کو دھوکہ دیا یہ خیال کرکے
کہ بیبل مین کہین ذکر نعماے بہشتی کا جیسا کہ قرآن مجید و
فرقان حمید مین ہے نہین ہے ہم کو جواب کیونکر دیونگے
اپکا یہ خیال کم فہمی کی دلیل ہے - آپ کو بحوالہ قول
جناب مسیح متنبہ کرتا ہون عیب نہ لگاؤ کہ تم پر بھی عیب
نہ لگایا جاوے کیونکہ جس طرح تم عیب لگاتے ہو تمپر
بھی عیب لگایا جاویگا متی ۷ - ۱ وعدہ بہشتی کا جو کچھ
کہ وعدہ کیا گیا ہے وہ بالعوض اعمال کے کہ جو کچھ انسان
نے اعمال دنیا مین کی ہین کہا ہے اور جناب مسیح نے
فرمایا ہے کہ جس نے گھر یا بھائی یا باپ یا ماں یا جورو
بال بچون یا زمین کو میرے نام پر چھوڑا سو گنا پاویگا
اور ہمیشہ کے زندگی کا وارث ہوگا (بہشت مین رہیگا
متی ۱۹ - ۲۹ مضمون انجیل سے واضح ہے کہ چھوڑنے
والا لذایذ دنیا دی کو مسیح نے وعدہ سو گنے کا دیا
ہے آیت مذکور مین ذکر عورات کا بھی ہے اگر بہشت
مین عورتین نہین تو یہ کن عورتون کا وعدہ فرمایا
ثابت ہوا کہ بہشت مین بلاشک عورتین ہین کہ جن کو
اہل اسلام حور کہتے ہین اور وہ بالعوض چھوڑنے
بچون سے ملینگے ان سے مراد غلمان ہین - پادریصاحب
نے فرمایا کہ بموجب قول مسیح کہ بالعوض چھوڑنے اک
بی بی سے جس مرد کو سوبی بیان ملینگے تو پستان
اون سے کیا مثل لانبی کدو یا بی سے چونچ کے ہونگے
اور وہ بہشت کیا شہر لندن سے مانند ہوگا کہ جس
مین پچاس ہزار سے زیادہ گنیان شمار کئے گئے ہین
دیکھو مراۃ الصدق ترجمہ بیدلی صاحب مطبوعہ گوالیار
سنہ ۱۸۵۱ء ایک مضمون اور یاد آیا کہ اوس کو بھی

فرماے کہ کتاب یسعیاہ کے ۲۳ باب مین لکھا ہے کہ مال زناکاری سے تجارت نہ کیجا ویگی بلکہ وہ خداوند کے لئے مقدس ہوگی اوس مال کا ذخیرہ یہ کیا جاویگا بلکہ تجارت کا حاصل ان کے لئے مقدس ہوگا جو خداوند کے حضور رہتے ہین کہ کہا سے سیر ہون اور نفیس پوشاک پہنین - چونکہ ان کو رسولون مین خبر بصیغہ فعل مضارع مستقبل ہے اس سے ثابت ہے کہ یہ پیشین گوئی یسعیاہ نبی کی نہی وہ اوسوقت مین پوری ہوی کہ ارنکسن جو کہ بیون سے لیا جاتا ہے یقینی ہے کہ بیت المال یعنے خزانہ عامرہ جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دام اقبالہا مین داخل نہ ہوتا ہوگا بلکہ جو لوگ کہ مقدس ہین ان سے صرف مین آتا ہوگا کہ وہ اسے کہا کر آسودہ ہون اور نفیس پوشاک پہنین - واہ واہ کیا طلب تجارت اور ظاہر مال اور کیا مقدس لوگ ہین اور یہ امر تو اظہر من الشمس ہے کہ مقدس لوگ سوائے خادم کلیسیا یعنے پوپ اور بشپ سے دوسرا ہو نہین سکتا کیونکہ وہ خدا کے حضور بموجب عقیدہ سچا کرتے ہین - اور کیا کہون ایسے مقدسون کا خدا کیسا مقدس ہوگا ایک بات اور یاد آئی وہ بھی سنئے کیا جو ایک عورت دنیا مین ایک خاوند چھوڑے تو اس کو سو خاوند بموجب قول مسیح ضرور ملینگے واہ کیا انعام ہے - اور سنئے کیا وہ عورتین جو فرقہ کاتھلک مین مریم بصفت مشہورین جنہون نے دنیا مین خاوند نہین کیا اور مسیح کے نام پر اس فعل کو ترک کیا کیا یہی سمجھ سے ترک کیا ہے کہ ایک مرد سے ہماری تسکین غیر ممکن ہو تکلیف دینا کہ چند روزہ ہے گوارا کرو کہ خدا ہم کو اس کے عوض سو مرد دیگا ان سے خوب خواہش دلی بجھا دینگے اور مزے اڑا وینگے اور سنئے آپ لوگون یعنے حضرات پوپ اور کو چاہئے کہ ایک ایک بی بی جو کہ یہان دنیا مین رکھتے ہین اگر مضمون انجیل پر ایمان ہے تو بنام مسیح چھوڑ دین تاکہ مستحق پانے سو بی بیون سے ہون اور کسی دوسرے بھائی کا کام نکلے بڑا ثواب ہوگا فقط - والسلام علی من اتبع الہدیٰ -

راقم محمد تفضل حسین واعظ ردنصاریٰ شاہجہانپوری

بقیہ جواب نور افشان نمبر ۳۸ جلد ۱۲
مطبوعہ ۱۸ ستمبر سنہ ۱۸۸۴ء

تراجم قدیم کی کچھ مختصر کیفیت لکھنا یہان پر ضروری معلوم ہوا عیسائیون مین سب سے زیادہ معتبر تین ترجمہ خیال کئے جاتے ہین اور اونہین سے وہ ہر بار باوجود تردید سے استشہاد کیا کرتے ہین پہلا نسخہ کو ڈکس واٹیکانوس اگرچہ بعض اوس کو بعض نافہم قدیم بتاتے ہین لیکن محققین عیسائی اس مین بہت اختلاف رکھتے ہین بعض بہائی چوتھی صدی عیسوے کا اور بعض پانچوین کا اور بعض چھٹے کا اور بعض ساتوین کا بتاتے ہین چونکہ یہ نسخہ اکثر جگہ سے بباعث بوسیدگی و زدگی کی بہت خراب اور حروف اوس کے پڑھے نہ جا سکتے تھے اور عبارت بعض جگہ کی محو ہو گئی تھی لہذا دینداران مسیحی نے جہان جہان عبارت مشکوک اور گاؤ خورد

نبی اپنی طرف سے نئی عبارت داخل کرسکے درست
کر دیا ہے اور یہ بھی اوسوقت رعایت دیانت ملحوظ
رکھی کہ بیش جگہ سے حروف پھیل ڈالی ہین ۔
دوسرے نسخہ کا نام کوڈکس الکزندرین ہے اسمین
بھی بدستور قدیم علماء عیسوی اختلاف پیدا کرتے
ہین بعض صاحب چوتھی صدی اور بعض سن ۷۰۰
اور بعض ۸۰۰ اور بعض ۱۰۰۰ عیسوی کا لکھا ہوا
بتاتے ہین ۔
مونٹ فاکن کا قول ہے کہ چھٹی صدی کے پہلے کا
کوئی نسخہ نہین ہے نہ کوڈکس الکزاندرین اور
نہ کوئی اور نسخہ عبرانی ہے ۔ میکائلس صاحب اسکو
آٹھوین صدی سے پیشتر کا نہین بتاتے اوڈن
صاحب دسوین صدی کا قرار دیتے ہین نسخہ کوڈکس
واٹیکانوس اور کوڈکس الکزاندرین باہم
ایسے مختلف ہین کہ اور کسی ایسے دو نسخون مین
اختلاف نہین ۔
تیسرا نسخہ کوڈکس افرمی کے نام سے مسمی ہے ہارن
صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۲ ص ۹۴ و ص ۹۵ مین
اوسکا حال درج فرماتے ہین جسکو بجنسہ نقل کیا جاتا
ہے کہ اس نسخہ مین بہت نقصانات ہین جن کو سب
سے پہلے ڈیسین نے ظاہر کیا اور اس سے بعد دوسرے
دفعہ میکائلس اور گریس بیک نے ڈیسین کی
بیانات سے نقل کئے سوائے اس کے یہ نسخہ بہت
جگہ سے پڑھا ہی نہین جاتا ڈیسین خیال کرتا ہے کہ
یہ نسخہ منجملہ ان نسخون کے ہے جو شہر اسکندریہ مین

بجز اس مقابلہ ترجمہ سریانی مسیح کی گئی تھی لیکن کوئی
دلیل اسبات کی نہین اور نہ باب ۱۰ نامہ عبرانیہ پر
ایک حاشیہ ہے اس سے ڈیسین استدلال کرتا ہے
کہ یہ نسخہ ۴۴۲ قبل سن عیسوی کا ہے لیکن میکائلس
صاحب اس کو نہین مانتا البتہ اسقدر کہتا ہے کہ یہ نسخہ
پرانا ہے بشپ مارش ساتوین صدی کا کہتے ہین
اس نسخہ کی عبارت لاطینی ترجمہ سے میل کھاتی ہے
لیکن اسکی کوئی دلیل نہین کہ خراب کرکے ترجمہ
لاطینی موافق بنالیا ہے اور کسی دیندار نے تبدیل
کی ہے گریس بیک کا مظنون یہ ہے کہ یہ تبدیل اس
نسخہ کی تحریر سے بہت عرصہ بعد ہوی ہے اس نے
بہت سے پرانی عبارتون کو پھیل ڈالا ہے انتہی ملخصا
پس ایڈیٹر نور افشان کس خواب خرگوش مین ہین
ذرا اب تو ہشیار اور بیدار ہوجائین اور اپنی کارستانی
میان منصور کی نمک حلالی اور خیر خواہی کو ملاحظہ
فرمائین کہ وہ کیسا کچھ ان نسخون اور پہلی پانچوین
صدی کی علماء کی شہادت کو خاک مین ملاتے ہین
لو بس ۔ ای ترک من متابعة کہ ترکی تمام شد ۔
پھر کبھی اس شہادت کو پیش نہ کرنا کہ آپ نے خود اپنی
اخبار مین درج فرماکر شایع کر دیا کہ پہلی صدی سے
چھٹی صدی تک نبی کی حق مین کیسکا قول[1] صحیح نہین ہوسکتا

[1] مدرس صاحب نے حدیث آنحضرت کو قول بزرگان لکھا ہے اگر وہ
اسکی کوئی سند پیش کرین کتب مسلمہ صحیحہ مستندہ اسلام سے تو ہم انکو
دس روپیہ بصیغہ نذر پیش کش کرین ورنہ ان کو لازم ہے کہ ایسا
جھوٹ و کذب پھر نہ لکھین اور اس مضمون پر تعلم پھیرین ۱۲ ۔

قولہ اب ہو خط فرماتے کہ قرآن محمد صاحب کی بے گناہ ہونے کی بابت کیا کہتا ہے۔

اقول قرآن مجید بکثرت بالعموم جملہ انبیاء و بالخصوص آنحضرتؐ کی معصومیت کی گواہی دیتا ہے مگر جب ظلمت ضلالت سے آپ کی آنکھین تاریک ہین تو وہ آیات جن مین قرآن آنحضرتؐ کی عصمت کو علی الاعلان بیان کرتا ہے کیونکر نظر آوین او سپر یہ دعوے بے فروغ کہ قرآن محمد صاحب کی بے گناہ ہونے کی بابت کیا کہتا ہے۔ سبحان اللہ دروغ گو یم بر روئے تو۔ اگر باب عصمت آنحضرتؐ کی تمام آیتین نقل کئی جاوین تو یہ پرچہ ان کی گنجایش نہین رکھتا لہذا ایک آیت جامع جمیع مطالب پر اکتفا کی جاتی ہے جسمین آنحضرتؐ کی اہل بیت رضؓ کی بے گناہ ہونے کا ذکر ہے پس جب آنحضرتؐ کی اہل بیت رضؓ بے گناہ ہین تو آپ بدرجۂ اولی مقدس و معصوم ثابت ہونگے

سورۂ احزاب ۳۳ پارہ ۲۲ آیۂ ۳۳ - انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا ۃ۔ یعنے کہ خدا صرف یہی چاہتا ہے کہ تم سے دور رکھی نجاست گناہ کو ای اہل بیت رضؓ اور پاک کردی تم کو گناہون سے مانند کمال طہارت کے تفسیر حسینی صفحہ ۲۰۰ پر لکھا ہے جزرین نیست کہ می خواہد خدائے تعالی تا ببرد از شما گناہ را۔ ای زمان پیغمبر و پاک گرداند شما را از معاصی پاک گردانیدنی۔ پھر آگے جا کر لکھتے ہین کہ عائشہ و ام سلمہ و ابو سعید خدری و انس بن مالک رضؓ نقل

نقل کردہ اند کہ اہل بیت پیغمبر فاطمہ رضؓ و علی رضؓ و حسن رضؓ و حسین رضؓ اند و در اسباب نزول آوردہ کہ ام سلمہ رضؓ فرمود کہ پیغمبر صلعم در خانۂ من بگلیمی کہ بر فراش وی افگندہ بود بیم نشستہ بود فاطمہ رضؓ در آمدہ و بہیت حضرت صلعم گوسفند پختہ آوردہ بود حضرتؐ فرمود ای فاطمہ رضؓ علی و فرزندان ترا بخوان تا درین خوان با ما ہم کاسہ شوند چون طعام خوردند مصطفی صلعم فضلۂ آن گلیم بر ایشان پوشید و گفت خدایا این اہل بیت من اند رجس را از ایشان ببر و ایشانرا پاکیزہ گردان کہ این آیت نازل شد و من سر خود در زیر گلیم کردم و گفتم یا رسول اللہ من نہ از اہل بیت تو ام فرمود کہ انک علی خیر۔ ازین جہت ہست کہ آل عبا برین پنج تن اطلاق کنند شعر

آل عبا رسول اللہ و ابنتہ ۔ و المرتضی ثم سبطاہ اذا جمعوا

در تیسیر و بعضے دیگر تفاسیر از انس بن مالک رضؓ نقل می کنند کہ چون وقت نماز بر در خانۂ فاطمہ رضؓ گذشتی بگفتی الصلوۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس یا اہل البیت و یطہرکم تطہیرا انتہی

پس عاقل و منصف غور کرین کہ جب باوجود و توسل آنحضرتؐ آپ کی اہل بیت پاک گناہون سے صاف و پاک فرمائے گئے ہین تو آنحضرتؐ کس درجہ پر گناہون سے معصوم و بری ہین العاقل تکفیہ اشارہ۔ ناوان کو کافی ہے۔

و فقہ اللہ۔

قول دیکھو قرآن کی بہت سی آیتین ہین جو منسوخ
ہی گئین مگر ہونے پر دال ہین
اقول ہم ہمیشہ قرآن مجید کی نہایت غور و تامل
سے تلاوت کرتے ہین اوس مین ایک بھی ایسی آیت
نہین جو آپ کی مدعا کی مفید ہو اگر آپ سچے تھے تو
کیون نہین نقل کین
قول اگر سب کو اس مختصر پرچہ مین درج کیا جاوے
تو سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ متصور نہین
اقول جس نقصان کے خوف سے آپ ان سب
آیت کی نقل سے باز رہے ہین وہی نقصان آپکا
ایک آیت کے نکہنے پر بھی ہوگا اور ہو ہی گیا
یعنے باوجود مواخذہ الہی کے کہ وہ تو آپ کی رگ
گردن کو پکڑی ہی ہوی ہے آپ کو ہم سے بچھا
چھڑانا مشکل ہو جاویگا ہم ہمین میدان اور
ہمین گو پکار رہے ہین اور بذریعہ منشور محمدی
آپکو دندان شکن جواب دیتے ہین مگر افسوس
آپ پہلے پہل خالی فیر کے گھر مین روپوش ہو گئے
یعنے جواب نہین دیتے ۔
قول اس لئے ہم صرف ایک سورہ مومن کی
۶ رکوع کی آیت لکھتے ہین ۔
اقول ان سب آیتون کی نقل نہ کرنے کا باعث
ہم خوب جانتے ہین ہمارے روبرو آپکا کوئی عذر
لاطائل پیش نہ جائیگا بھلا جب تم راتون آنحضرت
کی نکتہ چینی مین ہمہ تن مصروف ہو تو اگر آنحضرت
کا گناہ کسی آیت مین پایا جاتا تو آپ بلا تامل

کہ دیتے آپنے سوچا کہ صرف نقل ایک آیت سے مین
زیادہ فریبی نہ ثابت ہوگی اور بھلا یقین کرینگے
کہ فرد واسے آیتین ہون گے لیکن یاد رکھو کہ جہالت
وہ حقانیت کسی کا نام ہے ۔
قول اگر اس امر مین کسی صاحب کو زیادہ تفتیش
منظور ہو تو ایک رسالہ موسوم بہ نبی معصوم
فی الحال جو مطبع نور افشان لودیانہ مین چھپکر
شایع ہوا ہے لیکر دیکھین اوس مین سب نبیون
کی بے گناہی کا مفصل حال درج ہے ۔
اقول استدلالات مصنف رسالہ مذکورہ بارہا
رد ہو چکے ہین چنانچہ پچھلے سالون کے پرچون منشور
محمدی مین رسالہ نبی معصوم کا رد طبع بھی ہو چکا
ہے اور فی الحال سنا ہے کہ کسی صاحب نے بطور رسالہ
اسکا جواب لکھدیا ہے اور بہت رسائل و کتب
مبسوطہ رد نصاری مین اسکا جواب آچکا ہے توجو
بات کہ بارہا رد کی گئی ہے پھر اوسی کو سند مین
پیش کرنا کیسی جہالت ہے ہان اسکا جواب دو ۔
قولہ سورہ مومن ۶ رکوع ۔ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ
حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ
اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْ اٰیٰتِ اللّٰہِ بِغَیْرِ سُلْطَانٍ
اَتٰىهُمْ ۔ لا ۔ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا کِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِیْهِ ج
فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔
اقول سبحان الرحمن کو اعراب تک کی تمیز نہین

لہ واضح ہو کہ ہم نے صورت کی معذرت نہین کی ہے بلکہ صحت کے
ساتھ اس آیت کو لکھدیا ہے اور مجیب صاحب کی غلط نویسی کو ظاہر کیا ہے

اور جو ایک لفظ بھی قرآن کا صحیح نہین پڑہ سکتے وہ
کلام خدا پر اعتراض کرتے ہین ؎

ہین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

پہلے ہم ان دو آیتون مین مدرس صاحب کی غلطی
تحریر کرتے ہین اور پہر اون کی غلطی فہم و تقریر
کی خبر لی جاویگی۔

مدرس صاحب کی تحریری غلطیین

پہلی فاغفر کو فاقبر لکہا دوسری فاستغفر لذنبک
کو فاستغفر الذنبک لکہا تیسری والانکار کو والانکار
کو اِنَّ الذین لکہا ہی لکہدیا۔ چوتہی اِنَّ الذین کو اِنَّ الذین لکہا ہی
لکہدیا۔ پانچوین انتہم کو انتہم لکہدیا چہٹی اِنَّ فی صدورہم
کو اِنَّ فی صدورہم لکہدیا ساتوین کبر کو اکبر
لکہدیا۔ مدرس صاحب اس تمہید پر انبیا کو خاطی
لکہتے اور قرآن پر حاشیہ چڑہاتے ہین لموکفہ
مثل یہود شان مسیح عرب مین یار

کیون کفر بک رہے ہو کر دخوف کردگار

اہل یہود نے کہو مریمؑ کو کیا کہا

عصمت مآب ملکۂ عالم کو کیا کہا

آدمؑ صفت جو حضرت عیسیٰؑ ہوے پدید

کہتے ہے کیا یہود کہو کلمۂ پلید

تم بہی یون ہی جناب رسالت مآبکو

اور بلکہ انبیاء دگر کی جناب کو

خاطی لکہو تو مرتبہ اونکا نہ ہوگا کم

جیسے ہوا نہ شان یسوعی مین کچہ ستم

مریمؑ کی پاکدامنی جیسی کہ کم ہنین

ایسی ہی آنجناب کو کچہ اسکا غم نہین

مدرس صاحب کی ادراک و فہم کی غلطی

مدرس صاحب کہتے ہین کہ معاذاللہ آنحضرتؐ گنہ
گار ہین اسوجہ سے کہ خدا ان کو حکم دیتا ہے کہ گناہ
کی معافی مانگتے رہین۔ یہ ان کی نافہمی و صریح غلطی
ہے۔ کیونکہ جسطرح دعا مانگنا اور طلبگار خدا کی
رحمت کا ہونا اور عبادت کرنا اور اوامر و نواہی
کا پابند رہنا وغیرہ کسی نبی کی امت پر واجبات
و ضروریات سے ہے اوسی طرح اوس امت کی
نبی پر بہی مسلمات سے ہے اس سے یہ کبہی ثابت
نہ ہوگا کہ وہ طلب آمرزش سے گنہ گار ٹہہرائے
جاوین البتہ گنہ گاری اس مین ہے کہ فرد تنی کو
چہوڑ کر تکبر کی راہ سے کہی کہ مین گناہون سے پاک
و صاف ہون اور دوسری نبی جو پیچہے گذرے
وہ سب چور اور لٹیرے ہین دیکہو یوحنا باب ۹
اگر طلب مغفرت سے گنہ گاری آپ نے سمجہی ہے
تو فرمائیے مسیح رو رو کر کیون دعا مانگتے تہے۔
دیکہو متی ۶ باب ۳۷ - ۴۵ مرقس ۱۴ باب ۳۵
۴۰ - لوقا ۲۲ باب ۴۰-۴۶ عبرانیون ۵ باب ۷
دوسری اسطر کا کلام علاوہ عہد عتیق سے [illegible]
مین بکثرت ہی مختصر چند باتین نقل کرتا ہون۔
(۱) مسیح نے ایک کوڑہی کو چنگا کرکے فرمایا کہ کسی
سے نکہیو کہ یہ کوڑہ تیرا مین نے چنگا کیا دیکہو متی
۸ باب ۱-۴ کیون مدرس صاحب یہ کیسی سچی
مسیح ہین کہ خود جہوٹ بولین اور دوسرے کو

کو اسکی تعلیم دین واہ کیا انصاف ہے کہ طلب آمرزش جو عین فروتنی اور یاد داشت الٰہی ہے گناہ ہووے اور جہونٹہ راستبازی گنا جاوے۔

(۲) پہر ایکدفعہ مسیح نے دو اندہون کی آنکہین درست کرکے اسی طرح فرمایا اور بڑی تاکید کی کہ کسی سے نہ کہنا دیکہو متی ۹ باب ۲۷ - ۳۰ مدرس صاحب فرماوین کہ مسیح کا جہونٹ بولنا اور اسی کی تعلیم دینا کیسا سخت گناہ ہے یا طلب آمرزش بیجا ہے

(۳) متی ۱۲ باب ۱۶ و ۱۷ مین لکہا ہے کہ مسیح نے پہر ایک جماعت کو چنگا کرکے پہلی ہی طرح سے تاکید اً منع کیا کہ کسی سے نہ کہنا علاوہ ان سے بہت نظیرین ہین بباعث طوالت نقل نہین کی گئین منصف انصاف فرماوین کہ طلب آمرزش گناہ ہے یا جہونٹ بولنا اب علماء مسیحی جواب دین گے کہ مسیح نے فروتنی کی وجہ سے ایسا کیا تو ہم کہین گے کہ تم خوب متعصب ہو کہ جہونٹ بولنے بلانے کو فروتنی پر محمول کرو اور یاد الٰہی کو گناہ سمجہو

(۴) اور متی ۱۶ باب ۲۰ - مرقس ۸ باب ۳۰ - لوقا ۹ باب ۲۱ - مین مسیح نے آپ کو مسیح کہنے کی اپنی معتقدون سے بڑی تاکید سے ممانعت کی ہے پس مدرس صاحب کی قول کی موافق لازم آیا کہ یسوع مسیح نہین ہین اور نہ عیسائیون کو اون کا مسیح کہنا درست ہے بلکہ مسیح کی عدول حکمی ہے ناظرین غور کرین کہ اگر یسوع سچے مسیح تہے تو صریح جہونٹ بولا اور اگر دراصل وہ مسیح کہتے تہے تو مدرس صاحب اور تمام عیسائی جہوٹے ہین!

(۵) متی ۱۲ باب ۱ - ۴ مرقس ۲ باب ۲۳ - ۲۶ لوقا ۶ باب ۱ - ۴ مین ہے کہ مسیح کے روبرو مسیح کے شاگردونے غیر ملکیت کہیت سے بالین توڑین اور آپ بہی کہائین اور مسیح کو بہی کہلائین اور جب لوگون نے اعتراض کیا تو اس چوری کی نسبت نہ خود قائل ہوی نہ شاگردون کو دانتا بلکہ ایک بات شاگردون کی طرفداری کی گہڑ کر سنادی اب مدرس صاحب اوس طلب آمرزش اور اس چوری و سینہ زوری کو مقابلہ کرین۔

(۶) متی ۱۹ باب ۱۶ و ۱۷ مرقس ۱۰ باب ۱۷ و ۱۸ لوقا ۱۸ باب ۱۸ و ۱۹ مین لکہا ہے کہ ایک شخص آپ کو نیک استاد کہہ کر پکارا آپ نے اوسکو تنبیہ کیا کہ مجہ کو نیک پہر نہ کہنا مین نیک نہین ہون لو صاحب مدعی سست و گواہ چست مسیح تو نیک ہی آپ کو نہ سمجہین اور اس سے قائل کو تہدید و تنبیہ فرمائین اور حضرات عیسائی اون کو خدا کا حقیقی بیٹا اور کبہی خدا ہی بتاوین اور انہین دو نامون سے ہر وقت پکارین۔ جب مسیح لفظ نیک پر ناراض ہوے تو خدا جانے عیسائی بہائیون کی اس کفریات بکنے سے کیا کچہ ناراض ہون گے اور سفارش کرکے دیکہئے خدا سے کیا کچہ سزا دلوائین گے اب مدرس صاحب کے قول سے معلوم ہوا کہ وہ مسیح کو معاذ اللہ بدتصور کرتے ہون گے اب طلب آمرزش اور اس تقریر کو جو فیما بین سائل و مسیح

کی ہوی مدرس صاحب موازنہ کرین اور ناک پر
مانہ پھیرین
(۱۷) ۲ قرنتیون ۱۱ باب ۱۷ جو کچھ مین کہتا ہون
خداوند کی راہ سے نہین بلکہ بیوقوفی کی سے اور
اوس استقلال سے جو فخر سے ساتھ ہوتا کہتا ہون
(۱۸) ازبسکہ بہت سے لوگ جسمانی طرح پر فخر کرتے
ہین تو مین بہی فخر کرونگا دیکھئے پولوس مقدس
کیا صاف صاف فرماتے ہین کہ مین خدا کی راہ
سے کچھ نہین کہتا ہون اور دنیوی فخر کا خواہان
ہون اور پولوس مقدس دنیوی فخر والون
پر رشک کہاتے ہین پس مدرس صاحب پولوس
مقدس کی کلام کو خدا کا کلام نہ سمجھین اور انکو
فخر دنیوی کا طالب سمجہ کر کفر کا فتوی لگا دین
اور پہر اوسکو طلب آمرزش سے مقابلہ کرین۔
غرض یہان تو آنحضرتؐ کو بشرط تصحیح قول مدرس
صاحب کی طرف سے طلب آمرزش کا حکم ہوا ہے اور
حضرت مسیح خود بخود دروغ و فریب کو اختیار کرکے
دوسرونکو بہی اس فعل ناجائز کی تعلیم دیتے
ہین اور پولوس مقدس خود اقراری ہین کہ
مین جو کچھ کہتا ہون خدا کے طرف سے نہین کہتا
بلکہ نفسانی و آرزوی فخر دنیوی کی کہتا ہون
اور ایسے باتین اناجیل مین بکثرت واقع ہوے
ہین کہ یہ مختصر گنجایش اوسکی نہین رکہتا انشاءاللہ
پھر کبہی ان سب کو ایک جا جمع کرکے مدرس صاحب
کی خدمت مین گذرانونگا۔

دوسری غلطی فہم مدرس صاحب کی یہ ہے کہ انہون
نے طلب آمرزش کو خیالی تصویر سے یہ سمجھ لیا
کہ جب آنحضرت نے گناہ کیا ہوگا تب ان کو طلب
آمرزش کا حکم ہوا ہوگا۔ واقعی مدرس صاحب
بڑے فہیم ہین پانی سے پہلے پل باندہنے کا ایجاد
اگر آپ سے کہین تو بجا ہے اور عقل مین ان کو
ثانی پولوس سمجہین تو روا ہے خیر یہ خیال ہی
ان کا بچند وجوہ باطل ہے۔
(۱) ان کو تحقیق کرنا تہا کہ آنحضرتؐ سے معاذاللہ
کیا گناہ سرزد ہوا تہا جس کی پاداش مین
طلب آمرزش کا حکم ہوا حالانکہ مدرس صاحب نے
اسکو ثابت نہین کیا اور نہ کرسکتے ہین۔
(۲) آنحضرتؐ کو فی الواقع درجۂ عصمت و نبوت
کے باعث طلب مغفرت سے بالکلیہ فراغت
حاصل تہی پس اگر آپ چپ چاپ رہتے تو
گویا ذاتِ منعم حقیقی سے استغنا اور
بے پروائی عائد حال آنجناب ہوتی
اور فروتنی و انکساری کہ شان عبودیت
ہے نہ حاصل ہوتی بلکہ ایک قسم کا غرور
اور خود بینی پایا جاتا کہ خلاف شان
انبیا ہے اور خدا کو اپنے حبیب کا ہر
طرح سے پاک رکہنا منظور تہا لہذا یہ درجہ
بہی کہ اس سے بڑہکر کوئی درجہ نہین ہے
آنحضرتؐ کو عطا کیا

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا۔